سورۃ یٰسٓ

Chapter 36 — The identifier of truths (Muhammad PBUH)

آیات 83

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے جو سنورنے والوں کی مرحلہ وار اور قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے (وہ یہ آگاہی دے رہا ہے کہ)!

يٰسٓ ﴿۱﴾

1-اے سچائیوں کو پہچاننے والے، میرے حبیب (محمدؐ)!

وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾

2-قسم ہے قرآنِ حکیم کی یعنی قرآن نے سچائیوں اور غیر سچائیوں کو علیحدہ علیحدہ کر رکھا ہے جو اپنی گواہی آپ ہیں اور قرآن درست و نادرست کی اٹل حدیں مقرر کر کے حقائق کی باریکیوں کے مطابق فیصلے کرنے والا ہے تو وہ یہ گواہی دے رہا ہے کہ!

(نوٹ: اس آیت 36/2 میں "وَ" قسم کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قسم کا مادہ (ق س م) ہے اور اس کا بنیادی مطلب ہے سچائیوں اور غیر سچائیوں کا یا حقائق اور غیر حقائق کا یا صداقتوں اور غیر صداقتوں کا یا حق اور باطل کا آپس میں واضح طور پر اس طرح علیحدہ علیحدہ ہو جانا کہ وہ اپنی گواہی آپ بن جائیں اور گواہ کے طور پر گواہی دینے لگ جائیں یا گواہی دینے والے بن جائیں)۔

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾

3-اس میں کوئی شک و شبہ ہی نہ رکھنا (کہ اے محمدؐ) تم رسولوں میں سے ہو۔

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴﴾

4-اور تم بالکل درست اور متوازن راہ پر چلے جا رہے ہو۔

تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿۵﴾

5-(اور یہ قرآن اس اللہ کی جانب سے) نازل کیا گیا ہے جو لامحدود غلبے و قوتوں والا ہے اور سنورنے والوں کی قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں ان کے کمال تک لے جانے والا ہے۔

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۶﴾

6-(اور یہ قرآن تمہاری طرف اس لئے نازل کیا گیا ہے) تاکہ تم اِس قوم کو اس کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دو جن کے آباءواجداد کی طرف کوئی آگاہ کرنے والا نہیں آیا کیونکہ وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں (یعنی جس بات کو ہر وقت دھیان میں رکھنا چاہیے اسے وہ دھیان میں نہیں رکھ رہے اور غور وفکر سے یہ معلوم نہیں کر رہے کہ زندگی کا صحیح و درست ومتوازن راستہ کون سا ہے۔ بہرحال، اے رسولؐ! صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس پیغام کو ساری دنیا تک پھیلا دو کیونکہ تمہیں عالمگیر انسانیت کی طرف رسولؐ بنا کر بھیجا گیا ہے، 7/158)۔

لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾

7- لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان میں سے اکثر پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ وہ نازل کردہ سچائیوں واحکام وقوانین کو تسلیم نہیں کریں گے (کیونکہ وہ نہ ہی قرآن پر غور وفکر کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے آباؤاجداد کی غلط روش کے خلاف کچھ سننا پسند کرتے ہیں)۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِىْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِىَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾

8-(حالانکہ انہیں بار بار کہا گیا تھا کہ تم اللہ کی خاطر بار بار غور وفکر کرو، 34/46 اور عقل سے کام لو، 57/17 لیکن وہ انکار ہی کرتے رہے، 34/53۔ نتیجہ یہ ہوا کہ) بلاشبہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں، اس لئے وہ سر اوپر کی طرف کیے رہتے ہیں۔

(**نوٹ**: یہ آیت 36/8 آگاہی دیتی ہے کہ غور وفکر سے حقائق کو تسلیم کرنے کی بجائے اندھی تقلید اختیار کیے رکھنے سے انسان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے اس کی گردن میں طوق پڑا ہو یعنی وہ اپنے آس پاس اور قریب کی سچائیوں تک کو نہیں دیکھ سکتا اور منہ اوپر اٹھائے چلتا چلا جاتا ہے چاہے وہ ہر قدم پر ٹھوکریں کھا رہا ہو)۔

وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾

9- چنانچہ ان کے یعنی ایسے لوگوں کے ہم نے آگے سے ایک دیوار اور ان کے پیچھے سے ایک دیوار بنا دی ہے۔ پھر ہم نے ان پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اس لئے وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

(**نوٹ**: اس آیت 36/9 کے مطابق اصل حقیقت اسی سورۃ کی آیت 36/6 میں ''غفلون'' بتلائی گئی ہے یعنی جس بات کو ہر وقت دھیان میں رکھنا چاہیے تھا اسے دھیان میں نہ رکھا گیا۔ نتیجے کے طور پر غفلت میں رہنے والوں کو حقائق نہ دکھائی دیتے ہیں اور نہ وہ محسوس کرتے ہیں جیسے کہ ان کے آگے اور پیچھے دیوار ہو اور وہ خود بھی پردے میں ہوں)۔

وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾

10-اور (جن لوگوں کی یہ حالت ہو جائے تو) ان کے لئے یکساں ہوتا ہے چاہے تم انہیں ان کی غلط روش کے تباہ کن

نتائج سے آگاہ کرو یا نہ کرو، وہ کبھی نازل کردہ صداقتوں کو تسلیم نہیں کریں گے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾

11-(کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ) تم صرف اسے ہی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے خوف زدہ کر سکتے ہو جو نازل کردہ آگاہی (الذکر) کے پیچھے پیچھے چلنے والا ہو اور بن دیکھے ہی رحمٰن سے ڈرنے والا ہو۔ لہٰذا، ایسے شخص کو خوشخبری دے دو کہ اسے اللہ اپنی حفاظت میں لے لے گا اور اسے (اس کے اعمال کا) ابرومندانہ صلہ عطا کیا جائے گا۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾

ع 1 12 18

12-(بہرحال، غفلت میں پڑے رہنے والوں کو اپنی غفلت کا حساب دینا پڑے گا کیونکہ) بلاشبہ ہم مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جو کچھ انہوں نے آگے بھیج رکھا ہے اور جو اُن کے اثرات ہیں وہ ہماری جانب سے درج ہوتے رہتے ہیں۔ اور (اس طرح ان کی) ہر شے کو ہم نے ایک واضح معیار کے مطابق شمار کر رکھا ہے۔

وقف غفران — وقف لازم

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٣﴾

13-اور (ایسے لوگوں کو یہ حقیقت) اس بستی والوں کی مثال کے ذریعے سمجھاؤ جب ان کے پاس رسول آئے تھے۔

اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾

14-جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلا دیا۔ پھر ہم نے تیسرا رسول بھیجا (تاکہ وہ پہلے دو رسولوں کی) تائید و تقویت کا موجب بنے۔ پھر ان تینوں نے کہا! کہ بلاشبہ ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں (اس لئے ہماری بات سنو)۔

قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾

15-(لیکن بستی والوں نے) کہا! کہ تم ہماری ہی طرح کے بشر ہو (تم اللہ کے بھیجے ہوئے کیسے ہو سکتے ہو)۔ اور رحمٰن نے تم پر کوئی شے نازل نہیں کی۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾

16-(مگر ان رسولوں نے) کہا! کہ ہمارے رب کو علم ہے کہ بلاشبہ ہم تمہاری طرف (رسول بنا کر) بھیجے گئے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

17-اور ہمارا (فریضہ) اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم واضح طور پر (اس کے پیغامات تم تک) پہنچا دیں۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

18-(لیکن بستی والے) کہنے لگے! کہ حقیقت تو یہ ہے کہ تم بہت ہی منحوس ہو (کیونکہ تم صبح وشام یہی کہتے رہتے ہو کہ تم تباہ ہو جاؤ گے۔ یاد رکھو کہ تم ان باتوں سے) اگر باز نہ آئے تو ہم ضرور تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تمہیں لازماً ہماری طرف سے عذابِ الیم پہنچے گا (یعنی ہم تمہیں دردناک سزا دیں گے)۔

قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

19-(رسولوں نے) جواب دیا! کہ تمہاری نحوست تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہے اور کیا تم (اس بات کو نحوست کہتے ہو جو ہم نے تمہیں تمہاری غلط روش کے تباہ کن نتائج کے بارے میں) آگاہی دے دی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ تم ایسی قوم ہو جو حد سے گزر چکی ہے۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾

20-بہر حال (ان لوگوں نے تو رسولوں کی کوئی بات نہ مانی) مگر شہر کے پرلے سرے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے ان سے کہا! کہ اے میری قوم کے لوگو! تم رسولوں کی اطاعت کرو (اور ان کی بات مانو)۔

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

21-(اور ان رسولوں کی) پیروی کرو کیونکہ یہ تو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں (اور اسی ہدایت پر چلنے کی تمہیں تلقین کر رہے ہیں)۔

الجزء 23

وَمَا لِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

22-(اس آدمی نے کہا کہ یہ رسول جو کہتے ہیں کہ ہر طرح کا شرک اور کفر غلط ہے، تو مان جاؤ۔ کیونکہ ان کے دلائل اس قدر واضح ہیں کہ میں خود اسی نتیجے پر پہنچا ہوں کہ) آخر کیوں نہ میں اس کی غلامی واطاعت کروں جو مجھے عدم سے وجود میں لایا ہے۔ اور تم اُسی کی طرف لوٹ کر چلے جا رہے ہو۔

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾

23- (اور) کیا میں اللہ کو چھوڑ کر اور ہستیوں کو اپنا آقا بنا لوں کہ اگر وہ اللہ رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کر لے تو ان (ہستیوں) کا میرے ساتھ ہونا میرے کسی کام نہ آ سکے گا اور نہ مجھے وہ چھڑا سکیں گے۔

اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾

24-(لہٰذا، سوچو کہ اگر میں یہ سب کچھ جانتے ہوئے ان ہستیوں کو اپنا خدا بنا لوں) تو یقیناً میں اس وقت واضح گمراہی میں ہوں گا۔

اِنِّیۡۤ اٰمَنۡتُ بِرَبِّکُمۡ فَاسۡمَعُوۡنِ ﴿ؕ۲۵﴾

25-(چنانچہ) میں واقعتیٌ (اس اللہ پر) ایمان لے آیا ہوں جو تم سب کی نشو و نما کر رہا ہے۔ اس لئے تم میری بات پر کان دھرو (اور اسی اللہ کو مان لو)۔

قِیۡلَ ادۡخُلِ الۡجَنَّۃَ ؕ قَالَ یٰلَیۡتَ قَوۡمِیۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۲۶﴾

26-(اُس نے اِدھر اس جرأت اور بے باکی سے اپنے ایمان کا اعلان کیا اور اُدھر اللہ کا) ارشاد ہوا! کہ تم داخل ہو جاؤ جنت میں۔ (مگر اس کی قوم نے اس کی ایک نہ سنی)۔ اس نے کہا! کتنا اچھا ہوتا کہ میری قوم بھی یہ جان جاتی۔

بِمَا غَفَرَ لِیۡ رَبِّیۡ وَ جَعَلَنِیۡ مِنَ الۡمُکۡرَمِیۡنَ ﴿۲۷﴾

27- کہ کس طرح میرے رب نے مجھے تباہیوں سے بچا کر اپنی حفاظت میں لے لیا ہے اور اس نے کس قدر بلند مرتبت لوگوں کے زمرے میں میرا شمار کر دیا ہے۔

وَ مَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلٰی قَوۡمِہٖ مِنۡۢ بَعۡدِہٖ مِنۡ جُنۡدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ مَا کُنَّا مُنۡزِلِیۡنَ ﴿۲۸﴾

28-اور اس کے بعد ہم نے اس کی قوم پر آسمان سے (تباہی کے لئے) کوئی لشکر نازل نہیں کیا اور ہم نے اسے نازل بھی نہیں کرنا تھا۔

اِنۡ کَانَتۡ اِلَّا صَیۡحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ہُمۡ خٰمِدُوۡنَ ﴿۲۹﴾

29-(کیونکہ اس کی ہمیں ضرورت ہی) نہیں تھی اس لئے کہ انہیں صرف ایک شدید آواز نے آلیا اور پھر وہ یکا یک بجھ کے رہ گئے (یعنی ان میں زندگی کی حرارت کی رمق تک باقی نہ رہی)۔

یٰحَسۡرَۃً عَلَی الۡعِبَادِ ۚ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ﴿۳۰﴾

وقف غفران

30- کس قدر افسوس ناک ہے بندوں کی یہ حالت کہ ان کے پاس کوئی رسول ایسا نہیں آیا (جس نے انہیں زندگی اور سربلندی کا پیغامِ وحی نہ پہنچایا ہو) مگر وہ اس کی ہنسی اڑاتے رہے۔

اَلَمۡ یَرَوۡا کَمۡ اَہۡلَکۡنَا قَبۡلَہُمۡ مِّنَ الۡقُرُوۡنِ اَنَّہُمۡ اِلَیۡہِمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿ؕ۳۱﴾

ع 2 20 1

31-(اور اے رسولؐ یہ جو تمہارے مخالفین ہیں تو) کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اِن سے پہلے کتنی ہی بستیاں تھیں جنہیں ہم نے تباہ کر ڈالا (اور جن کی نسلیں بھی) کبھی لوٹ کر اِن کی طرف نہ آئیں گی؟ (کیونکہ وہ بھی اللہ کے پیغام کا اِسی طرح تمسخر اڑایا کرتی تھیں)۔

وَ اِنۡ کُلٌّ لَّمَّا جَمِیۡعٌ لَّدَیۡنَا مُحۡضَرُوۡنَ ﴿ع۳۲﴾

32-(لیکن یہ نازل کردہ صداقتوں کا انکار کرنے والے ان حقائق کو توجہ کے قابل نہیں سمجھتے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ یہ گرفت سے بچ جائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن میں سے) ہر ایک (علیحدہ علیحدہ) نہیں بلکہ سب کے سب اکٹھے ہمارے رُوبرُو حاضر کردیے جائیں گے۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾

33-(یہ ہیں وہ لوگ جو مُردہ زمین کی طرح ہیں کیونکہ اِن کے دِل ایمان سے خالی ہیں) اور اِن لوگوں کے لئے مُردہ زمین میں ایک نشانی ہے (کہ پھر جب بارش برسائی گئی تو) ہم نے اِسے زندہ کردیا۔ اور ہم نے اِس سے اناج نکالا پھر وہ اِسے کھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ (یعنی یہ لوگ بھی ایمان اختیار کرکے اپنی مُردنی سے نکل آئیں اور اللہ کے پسندیدہ بندے بن جائیں)۔

وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ۙ﴿۳۴﴾

34-اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات بنائے اور ہم نے اس میں چشمے جاری کیے۔

لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

35- تاکہ وہ اس کے پھلوں کو کھانے کے لئے استعمال کریں۔ حالانکہ یہ سب کچھ تو ان کے ہاتھوں نے بنایا ہی نہیں۔ (مگر وہ اتنی سی بات پر غور کیوں نہیں کرتے، کیونکہ ہر شے تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ہے) تو کیا پھر بھی یہ شکر نہیں کریں گے۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

36-وہ ذات کہ جس کی اطاعت میں ہر شے تیز ترین طور پر سرگرمِ عمل ہے اس نے زمین سے اُگنے والی ہر شے کے جوڑے تخلیق کردیے۔ اور خود ان سے بھی (یعنی انسان سے بھی) اور اُن سے بھی جنہیں یہ نہیں جانتے (جوڑے تخلیق کر دیے)۔

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ﴿۳۷﴾

37-اور ایک نشانی ان کے لئے رات ہے۔ ہم اُس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں تو پھر وہ یکا یک تاریکی میں پڑے رہ جاتے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ؕ﴿۳۸﴾

38-اور (اس پر بھی غور کرو) کہ سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے۔ یہ (سب کچھ اس اللہ کے) پیمانوں کے مطابق ہورہا ہے جو لامحدود قوتوں کا مالک ہے اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾

39- اور چاند کی منزلوں کے پیمانے مقرر کر دیے گئے (یعنی چاند نمودار ہوتا ہے پھر بڑھتے بڑھتے پورا چاند نظر آنے لگتا ہے پھر گھٹنا شروع ہوتا ہے اور گھٹتے گھٹتے اس طرح نظر آنے لگتا ہے) یہاں تک کہ جیسے کھجور کی پُرانی (سوکھی ہوئی) ٹہنی ہو۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

40- سورج کی یہ مجال نہیں ہے کہ چاند کو جا پکڑے (یعنی سورج میں یہ قوت نہیں رکھی کہ وہ چاند کے نظام کو درہم برہم کر دے) اور نہ رات ہی دن پر سبقت حاصل کر سکتی ہے (یعنی رات میں یہ قوت نہیں رکھی کہ وہ دن کو نمودار نہ ہونے دے)۔ اور سب اپنے اپنے مدار میں، اللہ کے طے شدہ قوانین کی اطاعت میں تیز رفتاری میں یوں دوڑ رہے ہیں جیسے تیرتے جا رہے ہیں۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾

41- اور (پھر اس پر بھی غور کرو) کہ ان کے لئے یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو (یعنی نسلِ آدم کو) بھری ہوئی کشتی میں سوار کر دیا (یعنی سورج، چاند، تارے جس طرح اللہ کے قوانین کی اطاعت کر رہے ہیں اسی طرح کشتی پانی میں انسانوں کے لئے تیرتی ہوئی چلی جاتی ہے جو کہ اللہ کے قوانین کی اطاعت میں ہی ایسا کرتی ہے)۔

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾

42- اور ہم نے اس کی مانند (یعنی کشتی کی مانند) ان کے لئے (اور بہت کچھ) تخلیق کیا جن پر یہ سوار ہوتے ہیں (اور وہ بھی اللہ کے قوانین کی اطاعت میں ہی سرگرمِ عمل ہوتے ہیں)۔

وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾

43- لیکن اگر ہم مناسب سمجھیں تو انہیں غرق کر کے رکھ دیں تو پھر نہ کوئی ان کی فریاد تک پہنچ سکے اور نہ وہ (اس مصیبت سے) چھڑائے جا سکیں گے۔

اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾

44- مگر ہماری طرف سے ایک وقتِ مقررہ تک قدم بہ قدم مدد و رہنمائی میسر رہے گی تا کہ یہ کمال تک پہنچیں اور فائدے اٹھاتے رہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾

45-اور (حقیقت یہ ہے کہ جو قوانین کائنات کے لئے طے شدہ ہیں اس کے مطابق ہر شے سرگرمِ عمل ہے، 57/1۔ لیکن جو قوانین انسان کے لئے طے شدہ ہیں، انسان اُس کے مطابق سرگرمِ عمل نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہیں سے خرابی اور خسارے کی ابتدا ہوتی ہے، 28-47/27۔ (چنانچہ) جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے کہ اپنے غلط طریقۂ زندگی کے تباہ کن انجام سے بچ جاؤ جو تمہارے سامنے ہے اور تمہارے پیچھے ہے (یعنی جو تم سے پہلے کی قومیں دیکھ چکی ہیں) تاکہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری قدم بہ قدم مدد و رہنمائی کرتے ہوئے تمہیں تمہارے کمال تک لے جایا جائے (تو وہ سنی ان سنی کردیتے ہیں)۔

وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝

46-اور (اُن کی حالت یہ ہے) کہ جب کبھی اُن کے پاس اُن کے رب کی آیات سے کوئی قانون آتا ہے تو یہ اس سے منہ پھیر کر (ایک طرف کو چل دیتے ہیں)۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

47-اور (اس ضمن میں عجیب عجیب قسم کے اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ مثلاً) جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ نشوونما کے لئے جو سامانِ زندگی تمہیں اللہ نے دے رکھا ہے، تم اسے (حقیقی ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے) کھلا رکھو، تو جو لوگ نازل کردہ احکام وقوانین اور سچائیوں کو تسلیم کرنے سے انکار کرنے والے ہیں تو وہ اہلِ ایمان سے کہتے ہیں کہ! کیا ہم اسے کھانے کو دیں جسے اگر اللہ مناسب سمجھتا تو اُسے کھانے کو دے دیتا۔ (حالانکہ ایسا) نہیں ہے (اور تم اس لئے نہیں سمجھ رہے کہ) تم واضح طور پر گمراہی میں مبتلا ہو چکے ہو۔ (کیونکہ اللہ کے لئے تو بہت آسان ہے کہ سب کو ایک جیسا کردے اور سب ایک ہی قانون کے تحت سرگرمِ عمل ہو جائیں اور سب سے اختیار وارادہ چھین لیا جائے۔ مگر اس طرح انسان بھی کائنات کی ایک شے بن کر رہ جائیں گے جبکہ انسان کی ذمہ داری یہ ہے کہ نازل کردہ احکام وقوانین کے مطابق صحیح معاشرہ تشکیل دے یعنی نظامِ صلوٰۃ قائم کرے، 2/3۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝

48-اور (جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم نے صحیح راستہ اختیار نہ کیا تو اس کا نتیجہ تباہی ہوگا) تو یہ کہتے ہیں! کہ اگر تم ایسا کہنے میں سچے ہو (تو یہ بتاؤ کہ ہم پر تباہی کے آنے کا) یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ۝

49-حالانکہ وہ جس (تباہی) کا انتظار کررہے ہیں وہ ایک شدید ترین آواز ہوگی جو یک لخت انہیں اپنی گرفت میں لے

لے گی اور (یہ وہ وقت ہوگا جب وہ اپنے دنیا کے مفادات میں الجھے ہوئے) آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝۵۰

ع 3 18 2

50- پھر (اس وقت انہیں اتنی مہلت بھی نہیں مل سکے گی کہ) یہ کوئی وصیت کر سکیں یا اپنے اہل وعیال تک ہی پہنچ سکیں۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ۝۵۱

51- اور (جب) صُور میں پھونک ماری جائے گی (یعنی بگل سے نکلنے والی آواز کی طرح زوردار آواز یا گونج پیدا ہوگی) اور یکا یک سب اپنے اپنے ٹھکانوں سے نکل کر دوڑتے ہوئے اپنے رب کی طرف جائیں گے۔

قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۵۲

وقف لازم وقف غفران وقف منزل

52- اور وہ (تعجب سے) کہیں گے! کہ ہماری کم بختی، ہمیں کس نے ہماری خوابگاہوں سے اٹھا دیا۔ (تب ان سے کہا جائے گا کہ یہ اعمال کی جوابدہی کی گھڑی ہے) جس کا وعدہ رحمٰن نے کیا تھا اور جس کی تصدیق اس کے رسول کیا کرتے تھے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝۵۳

53- یہ ایک شدید ترین آواز ہوگی۔ پھر یکا یک وہ سب اکھٹے ہمارے سامنے حاضر کر دیے جائیں گے۔

فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۵۴

54- پھر (ان سے کہا جائے گا کہ) آج کسی پر کسی قسم کا ظلم نہیں کیا جائے گا اور تمہیں ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا جیسا عمل تم کرتے رہے ہو۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِىْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۝۵۵

55- بلا شبہ جو اہلِ جنت ہوں گے وہ آج مسرتوں سے لبریز مصروفیات اور آپس میں شگفتہ وحسین باتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِىْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ۝۵۶

56- وہ اور ان کے ساتھی (آسائشوں) کے سائے میں، شہ نشینوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔

لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۝۵۷

57- اُس میں، ان کے لئے میوے ہوں گے اور اُن کے لئے (وہاں سب کچھ ہوگا) جو وہ طلب کریں گے۔

سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝۵۸

58-اُس رب کی طرف سے ارشاد ہوگا جو سنورنے والوں کی مدد و رہنمائی کرتے ہوئے انہیں اُن کے کمال تک لے جانے والا ہے (کہ داخل ہو جاؤ) ایسی حالت میں جہاں کوئی خوف و پریشانی نہیں یعنی امن و سلامتی ہے۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾

59-اور (یہ ہے وہ مقام جہاں سنورنے والوں کو الگ کر دیا جائے گا اور گنہگاروں سے کہہ دیا جائے گا کہ) اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾

60-(ان مجرموں سے کہا جائے گا کہ) اے اولادِ آدم! کیا میں نے تمہاری طرف یہ حکم نہیں بھیجا تھا؟ کہ تم شیطان کی غلامی نہ کرنا اور اُس کی کوئی بات تسلیم نہ کرنا اس لئے کہ وہ بلاشبہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾

61-اور یہ (بھی تمہیں حکم دیا تھا) کہ میری ہی عبادت کرنا یعنی میری ہی غلامی کرنا اور میرے ہی احکام پر عمل کرنا کیونکہ یہی درست اور متوازن راستہ ہے۔

وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾

62-لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو گمراہ کر ڈالا مگر تم نے ذرا عقل و فکر سے کام نہ لیا۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾

63-(لہٰذا، اس کا نتیجہ) یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ (اور تمہیں بار بار آگاہ کیا جاتا تھا کہ بچ جاؤ اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے ورنہ جہنم میں پھینک دیے جاؤ گے)۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

64-(اور کہہ دیا جائے گا کہ) آج داخل ہو جاؤ (اس جہنم میں) کیونکہ یہ بدلہ ہے تمہارے اس انکار کا جو تم نازل کردہ احکام و قوانین و سچائیوں سے کیا کرتے تھے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓي اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۶۵﴾

65-(اس کی بھی ضرورت نہیں ہوگی کہ ہم ان کے منہ سے اقبالِ جرم کرائیں) کیونکہ آج ہم اُن کے منہ بند کر دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے (کیونکہ انسان اپنے خلاف خود آپ شہادت ہوگا۔ 75/14، 17/13,14)۔

وَلَوۡ نَشَآءُ لَطَمَسۡنَا عَلٰۤی اَعۡیُنِہِمۡ فَاسۡتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبۡصِرُوۡنَ ﴿۶۶﴾

66-اور (ہر ایک کو سنورنے کے لئے مہلت فراہم کرنے کا اگر قانون نہ ہوتا، تو اے رسولؐ! کیا مشکل تھا کہ نازل کردہ صداقتوں کے ان مخالفین کے لئے) اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں ملیامیٹ کر دیتے پھر وہ راستے کے لئے دوڑتے بھی رہتے تو انہیں کہاں (راستہ) دکھائی دے سکتا تھا۔ (مگر ایسا نہیں کیا گیا تا کہ یہ اپنے حواس سے کام لے کر صحیح و درست راستہ اختیار کرلیں)۔

وَلَوۡ نَشَآءُ لَمَسَخۡنٰہُمۡ عَلٰی مَکَانَتِہِمۡ فَمَا اسۡتَطَاعُوۡا مُضِیًّا وَّلَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۶۷﴾ ع

67-یا اگر ہم مناسب سمجھتے تو انہیں ان کے ٹھکانوں پر ہی مسخ کر کے رکھ دیتے تا کہ نہ یہ آگے جا سکیں اور نہ پیچھے لوٹ سکیں (اس طرح ہم ان کے انکار اور مخالفت کو روک سکتے تھے مگر ہم ایسا نہیں کرنا چاہتے)۔

ع 4 17 3

وَمَنۡ نُّعَمِّرۡہُ نُنَکِّسۡہُ فِی الۡخَلۡقِ ؕ اَفَلَا یَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۸﴾

68-اور ہم جس کی عمر دراز کرتے ہیں تو اس کی تخلیق کو اوندھا کر دیتے ہیں (یعنی اس کی طبعئی صلاحیتیں آگے بڑھنے کی بجائے اوندھی ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح افراد یا اقوام ہیں، یعنی اللہ انہیں بغیر وجہ کے مسخ نہیں کرتا بلکہ سنورنے کے لئے جو مہلت کا وقفہ ہوتا ہے، اس میں جو جس قدر غلط راستے اختیار کر لیتا ہے تو نتائج کے طور پر اس کی صلاحیتیں زوال پذیر ہوتی جاتی ہیں اور تب وہ اللہ کی گرفت میں آتا جاتا ہے)۔ لہٰذا، کیا یہ لوگ (ان حقائق کو سمجھنے کے لئے) اپنی عقل استعمال نہیں کرتے۔

وَمَا عَلَّمۡنٰہُ الشِّعۡرَ وَمَا یَنۡۢبَغِیۡ لَہٗ ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا ذِکۡرٌ وَّقُرۡاٰنٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۹﴾ لا

69-اور (جو کچھ بھی بیان کیا جا رہا ہے یہ علم وحکمت سے لبریز ہے، مگر اس انداز کو شاعری نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ) ہم نے اس (رسولؐ) کو شاعری نہیں سکھائی۔ (اس لئے کہ ان احکام وقوانین کے لئے شاعری) اس کے شایانِ شان نہیں ہے۔ اور یہ قرآن تو ایک واضح تعلیم وآ گاہی ہے (اور محکم ضابطۂ حیات ہے)

لِّیُنۡذِرَ مَنۡ کَانَ حَیًّا وَّیَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۷۰﴾

70- تا کہ تم اُس کو غلط طریقۂ زندگی کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دو جس میں زندگی کی حرارت باقی ہے (کیونکہ جو نازل کردہ آگاہی کے بارے میں سننا ہی نہیں چاہتے وہ مُردوں میں سے ہیں اور انہیں سنانے کا کوئی فائدہ نہیں، 35/22)۔ اور (تا کہ) جو کافر ہیں ان پر یہ ثابت ہو جائے کہ جو کہا گیا ہے وہ ثابت شدہ حقیقت ہے۔ (لیکن اگر اُن کا انکار قائم رہا تو وہ آخر کار انہیں عذاب میں لے جائے گا، 35/7)۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ۝

71-(اور کیا یہ لوگ غور نہیں کرتے اور) کیا وہ دیکھتے نہیں ہیں کہ ہم نے ان کے لئے (جو کچھ) تخلیق کیا اُن میں سے اپنی قوتِ اختیار سے چوپائے بنائے اور اب یہ ان کے مالک ہیں۔

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ۝

72-اور ہم نے (ان مویشیوں کو) ان کا فرماں بردار کر دیا۔ چنانچہ ان میں سے (بعض) ان کی سواری کے لئے ہیں اور اِن میں سے بعض کو وہ کھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ۝

73-اور اِن میں ان کے لئے اور بھی فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا پھر بھی یہ شکر گزار نہیں ہیں۔ (یہ سب حیوانات ان کے لئے جیتے اور انہی کے لئے مرتے ہیں۔ یہی حالت مُردہ قوموں کی ہوتی ہے، وہ طاقتور قوموں کی خدمت کے لئے زندہ رہتی ہیں)۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ۝ؕ

74- کیونکہ (ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ) انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو اپنا مالک و آقا بنا رکھا ہوتا ہے تاکہ وہ اُن کی مدد کیا کریں۔

لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۝

75-(ان سے کہہ دو کہ یہ ہستیاں قطعی طور پر) اِن کی مدد نہیں کر سکتیں۔ (ان کی مدد کرنا تو ایک طرف وہ خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتیں) بلکہ یہ لوگ (الٹے) اُن کے لئے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں۔

وقف لازم

فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ۝

76-لہٰذا، یہ لوگ (جس قسم کی) باتیں کرتے ہیں (تو اے رسولؐ!) تم ان سے افسردہ و غمگین نہ ہوا کرو۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کرتے ہیں، وہ ہمارے علم میں ہے۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ۝

77-بلکہ (انسان کی تو کچھ حالت ہی ایسی ہے کہ یہ اپنی حقیقت کو بھول جاتا ہے اور سرکشی اختیار کر لیتا ہے۔ حالانکہ) کیا انسان غور نہیں کرتا کہ ہم نے اُس کی تخلیق نطفہ سے کی اور پھر وہ دیکھتے ہی دیکھتے کُھلے طور پر جھگڑالو بن گیا (یہاں تک کہ پھر اللہ ہی کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے)۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ﴿۷۸﴾

78-(اور طرح طرح کی باتیں کرنے لگ جاتا ہے) اور ہم پر مثالیں چسپاں کرنے لگ جاتا ہے (کہ اللہ یہ کرسکتا ہے اور وہ نہیں کرسکتا۔ اور اللہ کا یہ قانون درست ہے اور وہ قانون درست نہیں) اور اپنی پیدائش کو ہی بھول گیا۔ اور کہنے لگا! کہ کون ہڈیوں کو زندہ کرے گا جب وہ گل سڑ کر بوسیدہ ہو چکی ہونگی۔

قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۙ﴿۷۹﴾

79-ان سے کہو! کہ انہیں وہی اللہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار بتدریج وجود پذیر کیا اور وہ ہر طرح تخلیق کرنے کا علم رکھتا ہے۔

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

80-(یہ اللہ تو وہ ہے) جس نے تمہارے لئے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کر دی اور پھر تم اس سے سلگاتے (اور اُسے جلا کر اپنے کام میں لاتے ہو)۔

اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰی ۚ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾

81-یا کیا (جو منکر لوگ ہیں وہ اس پر غور نہیں کرتے کہ) یہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق کیا۔ تو کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے (کہ موت کے بعد انسانوں کو) ایسے ہی جیسے کہ وہ ہیں، تناسب و توازن کے پیمانے کے مطابق وجود پذیر کر سکے؟ کیوں نہیں! وہ تو ایسا ہے جو تخلیق کا لامحدود علم رکھنے والا ہے۔

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

82- کیونکہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام صرف یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

83- لہٰذا، یہ ہے وہ اللہ جس کے دستِ اختیار و اقتدار کی اطاعت میں ہر شے تیز ترین طور پر سرگرمِ عمل ہو کر یوں دوڑے جا رہی ہے کہ جیسے تیرتے جا رہی ہو۔ اور لوٹ کر تم بھی اُسی کی طرف چلے جا رہے ہو۔